

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

موہن بریوریز اینڈ ڈسٹریبیوٹرز لمیٹڈ وغیرہ وغیرہ

بنام

کمرشل ٹیکس آفیسر، مدراس اور دیگران

9 ستمبر 1997

[ایس۔ پی۔ بھروچا، کے۔ ٹی۔ تھامس اور وی۔ این۔ کھرے، جسٹس صاحبان]

سیلز ٹیکس

تامل ناڈو جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1959 / تامل ناڈو انڈین میڈفارن اسپرٹ
(مینوفیکچرنگ) رولز، 1981: دفعہ 2 (آر) / قاعدہ 22۔

کارخانہ دار۔ ہندوستانی ساختہ غیر ملکی شراب۔ محصول ادا کرنے کی ذمہ داری۔ کارخانہ دار پر محصول ادا کرنے کی بنیادی ذمہ داری۔ قاعدہ 22 صرف جمع کرنے کا آسان طریقہ فراہم کرتا ہے۔ محصول جسمانی طور پر کارخانہ دار کے اندر داخل نہ ہونے تک اس بات کا تعین کرنے کا فیصلہ کن امتحان نہیں ہے کہ آیا یہ مینوفیکچرنگ کا کاروبار تشکیل دے گا۔

درخواست گزار تامل ناڈو انڈین میڈفارن اسپرٹ (مینوفیکچرنگ) رولز 1981 کی دفعات کے تحت جاری کردہ لائسنس کی بنیاد پر ہندوستانی ساختہ غیر ملکی شراب (آئی ایم ایف ایل) تیار کرتے ہیں۔ تامل ناڈو اسٹیٹ مارکیٹنگ کارپوریشن لمیٹڈ (ٹی اے ایس ایم اے سی) کو پوری ریاست کے لئے تھوک پر آئی ایم ایف ایل کی فراہمی کا خصوصی استحقاق حاصل تھا۔ کارپوریشن نے محصول براہ راست ادا کی۔ محصول کا عنصر اپیل کنندہ کے کاروبار میں داخل نہیں ہوا۔

عدالت عالیہ میں دائر رٹ عرضیوں میں اپیل گزار کی دلیل یہ تھی کہ محصول ادا کرنے کی ذمہ داری ان پر نہیں بلکہ تامل ناڈو اسٹیٹ مارکیٹنگ کارپوریشن پر عائد ہوتی ہے۔ مذکورہ درخواست مسترد کر دی گئی۔ لہذا موجودہ اپیلیں۔

اس عدالت کے سامنے اپیل میں درخواست گزار کی دلیل یہ تھی کہ تامل ناڈو انڈین میڈفارن اسپرٹ (مینوفیکچرنگ) رولز، 1981 کے رول 22 کے تحت، آئی ایم ایف ایل بنانے والا محصول کی ادائیگی کا ذمہ دار نہیں ہے، بلکہ یہ اس فریق پر منحصر ہے جس نے فیکٹری سے آئی ایم ایف ایل کو ہٹایا تھا۔ یہ بھی پیش کیا گیا کہ قاعدہ 22 خود کارخانہ دار کی نمائندگی کرتا ہے اور مدعا علیہ ریاست کے خلاف ایک منصفانہ اسٹاپل پیدا ہوتا ہے جو اسے کارخانہ دار سے سیز ٹیکس وصول کرنے سے روکتا ہے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے

منعقدہ: 1.1. آئی ایم ایف ایل پر محصول ادا کرنے کی ذمہ داری اس کے کارخانہ دار کی ہے۔ محصول تیار کردہ یا تیار کردہ اشیاء پر عائد کی جاتی ہے۔ لہذا، اس کا واقعہ سامان کے کارخانہ دار یا پروڈیوسر پر پڑتا ہے۔ محصول کی وصولی کو بعد کے مرحلے تک موخر کیا جاسکتا ہے جو انتظامی یا دوسری صورت میں سب سے زیادہ آسان ہے (14-بی؛ 13-ای)

یونین آف انڈیا اور دیگران بنام بمبئی ٹائر انٹرنیشنل لمیٹڈ اور دیگران، 1984 جے 1 ایس سی سی 467، پر انحصار کیا۔

2.1. تامل ناڈو انڈین میڈفارن اسپرٹ (مینوفیکچرنگ) رولز 1981 کے قاعدہ 22 میں صرف محصول جمع کرنے کا ایک طریقہ فراہم کیا گیا ہے، ایک ایسا طریقہ جو واضح طور پر اس کے لئے آسان ہے کہ پارٹی اپنی پیداوار کی فیکٹری سے آئی ایم ایف ایل کو ہٹادے اور اس پر محصول پیشگی ادا کرے۔ یہ پارٹی کارخانہ دار ہو سکتی ہے۔ یہ کہ آئی ایم ایف ایل کو صرف ٹی اے ایس ایم اے سی کے ذریعے تھوک کے ذریعے ریاست میں

سپلائی کیا جانا چاہئے، یہ کہنے کی وجہ نہیں ہو سکتی ہے کہ محصول کی ادائیگی کی بنیادی ذمہ داری ٹی اے ایس ایم اے سی کی ہے یا یہ کہ کارخانہ دار محصول کی ادائیگی کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہے۔ (14-بی-ڈی)

2. جب کارخانہ دار کے علاوہ آئی ایم ایف ایل کو اس کی پیداوار کے کارخانے سے ہٹانے والے فریق سے محصول وصول کی جاتی ہے تو، اس فریق کی محصول کی ادائیگی کارخانہ دار کی ذمہ داری کی ادائیگی میں ہوتی ہے۔ یہ پارٹی، جیسا کہ وہ عام طور پر کرتی ہے، آئی ایم ایف ایل کی فروخت کی قیمت کے ساتھ محصول کے جزو کی ادائیگی نہیں کرتی ہے جو وہ کارخانہ دار سے خریدتا ہے۔ یہ مینوفیکچرنگ کو فروخت کی قیمت ادا کرتا ہے اور یہ کارخانہ دار کے لئے اور اس کی طرف سے خزانے میں محصول ادا کرتا ہے۔ لہذا، محصول کا عنصر کارخانہ دار کے کاروبار میں اتنا ہی داخل ہوتا ہے جتنا وہ عام طور پر کرتا ہے۔ (14-ایچ؛ 15-اے-بی)

3. تامل ناڈو جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 19 ایس 9 کی دفعہ 2 (آر) میں "کاروبار" کی تعریف اس طرح کی محصول کا احاطہ کرنے کے لئے کافی وسیع ہے جس کے لئے سامان فروخت کیا جاتا ہے۔ یہ کہ محصول دستاویزات جسمانی طور پر کارخانہ دار کے کاروبار میں داخل نہیں ہوتی ہیں یہ اس بات کا تعین کرنے کے لئے فیصلہ کن امتحان نہیں ہے کہ آیا یہ کارخانہ دار کے کاروبار کا حصہ ہو گا یا نہیں۔ (15-بی-سی)

میک ڈوویل اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام کمرشل ٹیکس آفیسر۔ (1985) 3 ایس سی آر 791 پر انحصار کیا۔

4. تامل ناڈو سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2 (آر) کی وضاحت (ایل-اے) پر مبنی دلیل پر غور نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ درخواست گزاروں نے آئی ایم ایف ایل کی فروخت شدہ قیمت پر اسے شامل کیے بغیر ٹیکس کے طور پر الگ سے محصول کی رقم وصول نہیں کی تھی۔ (D-15)

5. چونکہ سیلز ٹیکس اتھارٹی کی طرف سے کوئی نمائندگی نہیں کی گئی تھی، لہذا قاعدہ 22 کو خود ایک ایسی نمائندگی نہیں کہا جاسکتا ہے جو اپیل کنندگان کو گمراہ کر سکتا تھا کہ ایک منصفانہ اسٹاپل پیدا ہوا ہے جو ریاست کو کارخانہ دار سے سیلز ٹیکس کی وصولی سے روک رہا ہے۔ (15-ڈی-ای)

وسطی صوبے اور بیرار سیلز آف موٹر اسپرٹ اینڈ لبرٹیکیشن ٹیکسٹیشن ایکٹ، 1938 (1939) ایف سی آر
18: اے آئی آر (1939) ایف سی آئی اور صوبہ مدراس بمقابلہ بوڈو پیڈنا اینڈ سنز، (1942) ایف سی آر 90:
اے آئی آر (1942) ایف سی 33، جس کا حوالہ دیا گیا ہے

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 5105۔

مدراس عدالت عالیہ کے 25.4.89 تاریخ کے فیصلے اور حکم سے ڈبلیو پی نمبر 4975 آف
-1987

سے

C.A. No. 5106/97, 5122/97, 513/97; 5124/97, 5125/97,
5126/97, 5127-28/97, 5129/97, 5130/97, 5131-5133/97

اپیل کنندگان کے لئے جی۔ ایل۔ ساٹھی اور اے۔ ٹی۔ ایم۔ سمپت۔

جواب دہندگان کی طرف سے وی۔ آر۔ ریڈی، وی۔ کرشامورتی اور ٹی۔ ہریش کمار۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

جسٹس ایس پی بھروچانے کہا کہ یہ ٹیکس نظر ثانی کے معاملوں میں مدراس عدالت عالیہ کی دوفسری
بیٹھک کے فیصلوں اور احکامات کے خلاف اپیلیں ہیں جن میں ایک ہی مسئلہ شامل ہے کہ آیا اپیل کنندگان کے
ذریعہ تیار کردہ پینے کی شراب پر محصول، جو اس کے خریداروں کے ذریعہ ادا کی جاتی ہے، شامل ناڈو جنرل سیلز ٹیکس
ایکٹ کے تحت ٹیکس وصول کرنے کے مقصد سے اپیل کنندگان کے قابل ٹیکس کاروبار میں شامل ہے۔

درخواست گزار شامل ناڈو وانڈین میڈ فارن اسپرٹ (مینوفیکچرنگ) رولز، 1981 کی دفعات کے تحت
جاری کردہ لائسنس کی طاقت پر ہندوستانی ساختہ غیر ملکی شراب (آئی ایم ایف ایل) تیار کرتے ہیں۔ آئی ایم ایف

ایل کی تیاری، سپلائی اور فروخت تامل ناڈو ممنوعہ قانون، 1973 (جسے اب ایکٹ کہا جاتا ہے)، تامل ناڈو ہندوستانی ساختہ فارن اسپرٹ (ہول سیل کے ذریعہ سپلائی) رولز، 1981، اور تامل ناڈو انڈین میڈ فارن اسپرٹ (مینوفیکچرنگ) رولز، 1981 (جسے اب بالترتیب 'ہول سیل رولز' اور 'مینوفیکچرنگ رولز' کہا جاتا ہے) کے تحت چلایا جاتا ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 17-سی (1983 میں ایک ترمیم کے ذریعہ متعارف کرائی گئی) کی وجہ سے، تامل ناڈو اسٹیٹ مائیکینگ کارپوریشن لمیٹڈ، جو مکمل طور پر ریاست تامل ناڈو کی حکومت کی ملکیت اور کنٹرول والی کارپوریشن ہے، کو متعلقہ وقت میں اس پوری ریاست کے لئے ہول سیل آئی ایم ایف ایل کے ذریعہ سپلائی کرنے کا خصوصی استحقاق حاصل تھا۔ دفعہ آئی 8 اے میں شراب پر محصول کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کی ذیلی دفعہ (1) اس طرح ہے:

(1) ایسی رقم کی محصول یا کاؤنٹر ویننگ ڈیوٹی جو ریاستی حکومت فورٹ سینٹ جارج گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے وقتاً فوقتاً واضح کر سکتی ہے کہ اگر وہ ہدایت کرتی ہے تو وہ تمام شراب اور نشہ آور ادویات پر عائد کی جائے گی جو کسی کارخانے یا ادارے سے درآمد، برآمد، نقل و حمل، تیار، جاری یا فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس ایکٹ کی دفعات یا اس کے تحت جاری کردہ کسی بھی قاعدہ، نوٹیفیکیشن، لائسنس یا اجازت نامے کے تحت۔

دفعہ 18 بی کے تحت اشیائے خورد و نوش پر محصول عائد کی گئی ہے۔ اس میں لکھا ہے، جہاں تک متعلقہ ہے، اس طرح:

”18-بی محصول یا کاؤنٹر ویننگ ڈیوٹی: تامل ناڈو ممنوعہ (ترمیمی) ایکٹ، 1981 کے آغاز کی تاریخ سے دفعہ 18-اے میں کچھ بھی موجود ہونے کے باوجود، محصول یا کاؤنٹر ویننگ ڈیوٹی اس شرح پر 30 روپے فی پروف لیٹر سے زیادہ نہیں ہے، جتنی ریاستی حکومت کر سکتی ہے، وقتاً فوقتاً نوٹیفیکیشن کے ذریعے واضح کیا جائے گا، [صرف اس دفعہ کے تحت] تمام قابل اعتراض مضامین پر عائد کیا جائے گا۔

(د) اس ایکٹ کے تحت دیئے گئے کسی بھی لائسنس کے تحت تیار کیا گیا ہے۔

(ج) اس ایکٹ کے تحت لائسنس یافتہ یا قائم کردہ کسی بھی ڈسٹیلری، بلینڈنگ یونٹ یا بریوری میں تیار کیا جاتا ہے۔

(ف) اس ایکٹ کے تحت لائسنس یافتہ یا قائم ڈسٹیلری، بلینڈنگ یونٹ، بریوری یا گودام سے جاری کیا جاتا ہے۔

دفعہ 18-سی، جہاں تک متعلقہ ہے، اس طرح ہے:

دفعہ 18-بی کے تحت محصول یا کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹی مندرجہ ذیل میں سے ایک یا ایک سے زیادہ طریقوں سے عائد کی جاسکتی ہے:

(الف) اسپرٹ یا شراب کے معاملے میں محصول کے ذریعے یا تو شراب خانے میں پیدا ہونے والی مقدار، مرکب یونٹ، شراب خانے یا گودام سے اس ایکٹ کے تحت لائسنس یافتہ یا قائم شدہ گودام سے حاصل کی جانے والی مقدار پر، یا استعمال شدہ مواد کی مقدار یا دھونے یا ورٹ کی تخفیف کی ڈگری کے حساب سے مساوی پیمانے کے مطابق، جیسا بھی معاملہ ہو، جیسا کہ تجویز کیا جاسکتا ہے۔

مینوفیکچرنگ رولز کا قاعدہ 22، جس میں 4 اکتوبر، 1982 کو ترمیم کی گئی تھی، اس طرح ہے:

"22 محصول اور وینڈفیس کی ادائیگی۔

(1) محصول، اس شرح پر، جو ریاستی حکومت وقتاً فوقتاً مقرر کرے، اس شخص کی طرف سے ادا کی جائے گی جو کسی کارخانے سے سامان نکالتا ہے، ہندوستانی ساختہ غیر ملکی اسپرٹس کے اسٹاک پر، جو مینوفیکچرری سے بٹا دیا جاتا ہے۔

(2) کارخانہ دار سے جاری ہونے والے ہندوستانی ساختہ غیر ملکی اسپرٹ کے تمام اسٹاک پر لائسنس یافتہ شخص دو روپے فی بلک لیٹر کی وینڈفیس ادا کرے گا۔

ہول سیل رولز کے قاعدہ 15(1) میں ایک ہی وقت میں ترمیم کی گئی ہے، جس میں کہا گیا ہے:

"15" محصول اور وینڈفیس کی ادائیگی - (1) لائسنس یافتہ شخص ریاست میں کسی مینوفیکچرنگ فیکٹری سے ہٹائے گئے ہندوستانی ساختہ غیر ملکی اسپرٹس کے اسٹاک پر محصول ادا کرے گا جیسا کہ تامل ناڈو کے ہندوستانی ساختہ فارن اسپرٹس (مینوفیکچرنگ) رولز، 1981 کے قاعدہ 22 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت ضروری ہے یا ریاست سے باہر کسی مینوفیکچرنگ فیکٹری سے درآمد کردہ ہندوستانی ساختہ غیر ملکی اسپرٹس کے اسٹاک پر کاؤنٹرنگ ڈیوٹی یا محصول کے طور پر ادا کرنا ہوگا۔ یہ معاملہ تامل ناڈو کے ہندوستانی ساختہ فارن اسپرٹس (اسٹوریج ان ہاٹ) رولز، 1981 کے تحت لائسنس یافتہ ہاٹ ڈگودام سے ان کے ذریعے نکالے گئے ہندوستانی ساختہ غیر ملکی اسپرٹس کے اسٹاک پر ہو سکتا ہے۔

ان ترمیم کو 23 مئی 1981ء سے نافذ العمل قرار دیا گیا۔

عدالت عالیہ کے سامنے اپنی رٹ عرضیوں میں درخواست گزاروں کی طرف سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ مذکورہ دفعات کی بنیاد پر محصول ادا کرنے کی ذمہ داری ان پر نہیں بلکہ تامل ناڈو اسٹیٹ مارکیٹنگ کارپوریشن (ٹی اے ایس ایم اے سی) پر عائد ہوتی ہے۔ ٹی اے ایس ایم اے سی کو آئی ایم ایف ایل کی اپنی ضرورت کے لئے ایک درخواست جمع کرانی پڑی اور اس پر محصول کا جائزہ لیا گیا۔ ٹی اے ایس ایم اے سی نے اس کی رقم براہ راست ادا کی۔ اپیل کنندگان نے نہ تو تھوک فروش سے محصول وصول کی اور نہ ہی ان کے پاس اس سے اس کا احساس کرنے کے لئے قانونی یا معاہدہ کرنے کا اختیار تھا۔ درخواست گزار نہیں تھے۔

لہذا، محصول پر سیلز ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے جو نہ تو فروخت کی قیمت کا حصہ تھا اور نہ ہی فروخت کے لئے غور کیا گیا تھا۔ دیگر معاملوں میں اس کے بعد آنے والے بنیادی فیصلے میں عدالت عالیہ نے بنیادی طور پر میک ڈوولیز اینڈ پنی لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر ٹیکس آفیسر کے فیصلے کی بنیاد رکھی۔ کمرشل ٹیکس آفیسر، [1985] 3 ایس سی

آر 791، نے اپیل کنندگان کی طرف سے دلائل کو مسترد کر دیا اور رٹ درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ لہذا یہ اپیلیں
 ہیں۔

اس مرحلے پر تامل ناڈو جنرل سیز ٹیکس ایکٹ، 1959 (جسے اب "سیلز ٹیکس ایکٹ" کہا جاتا ہے)
 کی دفعہ 2 (آر) اور اس کی وضاحت (1-اے) کی کچھ دفعات کو اس طرح بیان کرنا آسان ہے:

دفعہ 2 (آر) "کاروبار" سے مراد وہ مجموعی رقم ہے جس کے لئے سامان خریدا یا فروخت کیا جاتا
 ہے، یا فراہم کیا جاتا ہے یا فراہم کیا جاتا ہے یا کسی اور طریقے سے، شق (این) میں مذکور کسی بھی
 طریقے سے، یا تو کسی ڈیلر کے ذریعہ، اپنے اکاؤنٹ پر یا دوسروں کے ذریعہ، چاہے وہ نقد یا
 موخر ادائیگی یا دیگر قیمتی غور و فکر کے لئے ہو، بشرطیکہ چائے اور ربڑ (قدرتی ربڑ لیسٹیکس اور خام ربڑ
 کی تمام اقسام اور گریڈ) کے علاوہ زرعی یا باغبانی کی پیداوار سے حاصل ہونے والی آمدنی، جو
 ریاست کے اندر خود یا کسی ایسی زمین پر لگائی جاتی ہے جس میں اس کا مفاد ہو، چاہے وہ مالک
 ہو، گروی رکھنے والا ہو، کرایہ دار ہو یا کوئی اور ہو، اس کے کاروبار سے خارج کر دیا جائے گا۔

وضاحت (1-اے): خریدی یا فروخت ہونے والی اشیاء کی قیمت میں شامل کیے بغیر ڈیلر کی
 طرف سے ٹیکس کی شکل میں الگ سے وصول کی جانے والی کوئی بھی رقم کاروبار میں شامل نہیں کی جائے گی۔

دفعہ 2 (این) میں "فروخت" کی وضاحت یہ کی گئی ہے کہ "سامان میں جائیداد کی منتقلی (گروی رکھنے،
 منافقت، چارج یا عہد کے علاوہ) کاروبار کے دوران ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کو نقد رقم، موخر
 ادائیگی یا دیگر قیمتی غور و فکر کے لئے منتقل کرنا..." دفعہ 3 میں اشیاء کی خرید و فروخت پر ٹیکس عائد کرنے کا اہتمام
 کیا گیا ہے۔

درخواست گزاروں کے وکیل نے کہا کہ ایکٹ کی دفعات اور مذکورہ بالا قواعد، خاص طور پر
 مینوفیکچرنگ رولز کے قاعدہ 22 کی بنیاد پر، آئی ایم ایف ایل کا کارخانہ دار اس پر محصول کی ادائیگی کا ذمہ دار نہیں
 ہے۔ قاعدہ 22 کی وجہ سے محصول کا نفاذ مکمل طور پر اس پارٹی پر تھا جس نے آئی ایم ایف ایل کو اس کے

کارخانے یعنی ٹی اے ایس ایم اے سی سے ہٹادیا تھا۔ کارخانہ دار قاعدہ 22 کی وجہ سے پارٹی سے محصول کی وصولی کی کوشش نہیں کر سکتا تھا لہذا آئی ایم ایف ایل کو ہٹادیا گیا۔ محصول کا عنصر کارخانہ دار کے کاروبار میں داخل نہیں ہوتا تھا اور اس کے مطابق، محصول کے کلیمنٹ پر کوئی سیلز ٹیکس ادا نہیں کیا جاتا تھا۔ فاضل وکیل نے یونین آف انڈیا اور دیگران بمقابلہ بمبئی ٹائر انٹرنیشنل لمیٹڈ اور دیگران قواعد [1984] 1 ایس سی سی 467، میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا۔ اور مرکزی صوبوں میں وفاقی عدالت کے فیصلوں اور بیرار سیلز آف موٹر اسپرٹ اینڈ لبریکیشن ٹیکمیشن ایکٹ اور صوبہ مدراس بمقابلہ بوڈو پیڈنا اینڈ سنز کے حوالے سے زور دیا گیا، اس میں موجود مشاہدات نے اس دلیل کی تائید کی کہ محصول کا نفاذ اس فریق پر تھا جس نے فیکٹری سے آئی ایم ایف ایل کو ہٹایا تھا۔ فاضل وکیل نے عرض کیا کہ میک ڈوویل اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ کمرشل ٹیکس آفیسر [1985] 3 ایس سی آر 791، (دوسرا میک ڈوویل کیس)، میں فیصلے کا تناسب ہے، جس پر عدالت عالیہ نے بھروسہ کیا تھا، اس میں درج آندھرا پردیش کے قواعد تک ہی محدود تھا اور ہمارے سامنے موجود دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ فاضل وکیل نے سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 2 (آر) کی وضاحت (1 اے) سے مدد حاصل کرنے کی درخواست کی، فاضل وکیل نے کہا کہ قاعدہ 22 خود کارخانہ دار کی نمائندگی کرتا ہے اور یہاں تک کہ سیلز ٹیکس حکام کو بھی اس سے گمراہ کیا گیا ہے۔ ان کی درخواست میں، مدعا علیہ ریاست کے خلاف ایک منصفانہ اسٹاپل پیدا ہوا جس نے اسے محصول کے عنصر پر کارخانہ دار سے سیلز ٹیکس کی وصولی سے روک دیا۔

محصول تیار یا تیار کردہ اشیاء پر عائد کی جاتی ہے (آئین کے ساتویں شیڈول کی فہرست 1 کی انٹری 84 اور فہرست 2 کی انٹری 51)۔ لہذا، اس کا واقعہ سامان کے کارخانہ دار یا پروڈیوسر پر پڑتا ہے۔ محصول کی وصولی کو بعد کے مرحلے تک موخر کیا جاسکتا ہے جو انتظامی یا دوسری صورت میں سب سے زیادہ آسان ہو۔

وسطی صوبوں اور بیرار سیلز آف موٹر اسپرٹ اینڈ لبریکیشن ٹیکمیشن ایکٹ کے معاملے میں، یہ نوٹ کیا گیا تھا کہ محصول عام طور پر کارخانہ دار یا پروڈیوسر پر عائد کی جانے والی ڈیوٹی تھی جس پر ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔ ٹیکس کی نوعیت اور اس مقام کے درمیان فرق کیا گیا تھا جس پر اسے جمع کیا گیا تھا۔ یہ ٹیکس دینے والی اتھارٹی کی قانونی اہلیت سے مشروط تھا کہ وہ اس مرحلے پر ڈیوٹی عائد کرے جو سب سے زیادہ آسان اور سب سے زیادہ منافع بخش تھا، چاہے وہ کہیں بھی ہو، لیکن "یہ وصولی کی مشینری کا معاملہ ہے، اور ٹیکس کی بنیادی نوعیت کو متاثر نہیں کرتا ہے"۔ بوڈو پیڈان کے معاملے میں وفاقی عدالت نے اس بات کا اعادہ کیا تھا۔ بمبئی ٹائر کے معاملے

میں، اس عدالت نے وفاقی عدالت کے مذکورہ بالا دونوں اختیارات اور اس عدالت کے متعدد حکام کا حوالہ دیا کہ مینوفیکچرنگ پر محصول عائد کی گئی تھی لیکن یہ کسی بھی آسان مرحلے پر عائد کی جاسکتی ہے جب تک کہ اس کی تیاری یا پیداوار پر ڈیوٹی ختم نہ ہو۔ جمع کرنے کا طریقہ ڈیوٹی کے جوہر کو متاثر نہیں کرتا تھا بلکہ صرف انتظامی سہولت کے لئے جمع کرنے کی مشینری سے متعلق تھا۔ اس عدالت نے کہا، اگرچہ ہمارے ملک میں لیوی کو ایک آئینی تصور کی حیثیت حاصل ہے، لیکن جمع کرنے کا نقطہ وہیں واقع ہے جہاں قانون اسے قرار دیتا ہے۔

لہذا آئی ایم ایف ایل پر محصول ادا کرنے کی ذمہ داری اس کے کارخانہ داری ہے۔ قاعدہ 22 صرف محصول جمع کرنے کا ایک طریقہ فراہم کرتا ہے، ایک ایسا طریقہ جو واضح طور پر اس کے لئے آسان ہے کہ پارٹی اپنی پیداوار کی فیکٹری سے آئی ایم ایف ایل کو ہٹا دے تو اس پر محصول پیشگی ادا کرے۔ یہ پارٹی کارخانہ دار ہو سکتی ہے۔ اس قانون کے ایک اور دفعہ میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ تامل ناڈو ریاست میں تمام آئی ایم ایف ایل صرف ٹی اے ایس ایم اے سی کے ذریعے ہول سیل کے ذریعے سپلائی کی جانی چاہئے، ہمارے خیال میں، اس پوزیشن پر کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ یہ کہنے کی وجہ نہیں ہو سکتی ہے کہ محصول کی ادائیگی کی بنیادی ذمہ داری ٹی اے ایس ایم اے سی کی ہے یا یہ کہ کارخانہ دار محصول کی ادائیگی کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہے۔

ہم اپیل کنندگان کے وکیل سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ دوسرا می ڈوویل کس صرف آندھرا پردیش کے قوانین کی دفعات پر مبنی تھا جو زیر غور تھے۔ اس فیصلے میں اس عدالت کے حکام کے حوالہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس نے محصول کے تصور کی وضاحت کی اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ”محصول کا واقعہ براہ راست پیداوار سے متعلق ہے لیکن سہولت یا مصلحت کے طور پر اس کی وصولی کو بعد کے مرحلے تک موخر کیا جاسکتا ہے“۔ آندھرا پردیش کے قواعد اس موقف سے پیچھے نہیں ہٹتے کہ محصول کی ادائیگی کارخانہ دار کی بنیادی اور خصوصی ذمہ داری ہے اور اگر کسی دوسرے شخص کے ذریعے کسی معاہدے یا انتظام کے تحت ادائیگی کی جاتی ہے تو یہ کارخانہ دار کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے مترادف ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس دلیل پر دھیان دیا گیا کہ محصول کبھی بھی اپیل کنندہ کے ہاتھ میں نہیں آئی تھی اور اپیل کنندہ کے پاس اسے اپنے ہاتھوں میں موڑنے کا کوئی موقع نہیں تھا اور لہذا، اسے اس کے کاروبار کا حصہ نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ دلیل کہ جب محصول ٹیکس دہندگان کے عام حصے میں نہیں آتی ہے اور یہ گردشیں سرمائے کا حصہ نہیں بن جاتی ہے، تو یہ کاروبار نہیں بنتی ہے، یہ اس بات کا تعین کرنے کے لئے فیصلہ کن امتحان نہیں ہے کہ آیا اس طرح کی ڈیوٹی کاروبار ہوگی یا نہیں۔

جیسا کہ ہم اسے دیکھتے ہیں، آئی ایم ایف ایل پر محصول ادا کرنے کی بنیادی ذمہ داری اس کے کارخانہ دار کی ہے۔ قاعدہ 22 صرف اس کے مجموعہ کے لئے ایک آسان طریقہ فراہم کرتا ہے۔ جب کارخانہ دار کے علاوہ آئی ایم ایف ایل کو اس کی پیداوار کے کارخانے سے ہٹانے والے فریق سے محصول وصول کی جاتی ہے تو، اس فریق کی محصول کی ادائیگی کارخانہ دار کی ذمہ داری کی ادائیگی میں ہوتی ہے۔ یہ پارٹی، جیسا کہ وہ عام طور پر کرتی ہے، آئی ایم ایف ایل کی فروخت کی قیمت کے ساتھ ساتھ کارخانہ دار کو محصول کے جزو کی ادائیگی نہیں کرتی ہے۔ یہ کارخانہ دار کو فروخت کی قیمت ادا کرتا ہے اور یہ کارخانہ دار کے لئے اور اس کی طرف سے خزانے میں محصول ادا کرتا ہے۔ درحقیقت، لہذا محصول دستاویزات کا عنصر کارخانہ دار کے کاروبار میں اتنا ہی داخل ہوتا ہے جتنا وہ عام طور پر کرتا ہے۔ سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 2 (آر) میں "کاروبار" کی تعریف، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ "مجموعی رقم جس کے لئے سامان خریدایا یا فروخت کیا جاتا ہے" اور "چاہے نقد یا... دیگر قابل قدر غور و خوض"، اس طرح کی محصول کا احاطہ کرنے کے لئے کافی وسیع ہے۔ یہ کہ محصول جسمانی طور پر کارخانہ دار کے کاروبار میں داخل نہیں ہوتی ہے، جیسا کہ دوسرے می ڈوویل کیس میں کہا گیا ہے، یہ اس بات کا تعین کرنے کے لئے فیصلہ کن امتحان نہیں ہے کہ آیا یہ کارخانہ دار کے کاروبار کا حصہ ہو گا یا نہیں۔

سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2 (ر) کی وضاحت (آئی-اے) پر مبنی دسیل پر غور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ درخواست گزاروں نے محصول کی رقم آئی ایم ایف ایل کی فروخت شدہ قیمت میں شامل کیے بغیر ٹیکس کی شکل میں الگ سے وصول نہیں کی تھی۔

جہاں تک منصفانہ سوداگری کی دلیل کا تعلق ہے، ہمارے خیال میں اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ کسی بھی سیلز ٹیکس حکام کی طرف سے کوئی نمائندگی نہیں کی گئی تھی، اور ہم نے اس پر جو تعمیرات رکھی ہیں، اسے دیکھتے ہوئے، قاعدہ 22 کو خود ایک ایسی نمائندگی نہیں کہا جاسکتا ہے جو اپیل کنندگان کو گمراہ کر سکتی تھی۔

احاطے میں، اپیلوں کو مسترد کر دیا جاتا ہے، اخراجات کے ساتھ۔

ایس وی کے آئی

اپیلیں نامنظور کر دی گئیں۔